

عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَى خَيْرِ الْخَلْقِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت اقدس مولانا سید حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزیین: مولانا سید محمود میاں صاحب مدظلہم

کیٹ نمبر ۲۶، سائیڈ بی ۸۳-۱۰-۲۵

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على خير خلقه سيدنا ومولانا محمد وآله واصحابه اجمعين
 اما بعد! عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقول
 لِنِسَائِهِ انَّ امْرُكُنَّ مِمَّا يَهْمُنِي بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكَنَّ اِلَّا الصَّابِرُونَ
 الصِّدِّيقُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْنِي الْمُتَصَدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِابْنِ
 سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَقَى اللهُ اَبَالَكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ
 عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى امَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِعَدِيْقَةٍ بِيَعَتْ بِارْبَعِيْنَ اَلْفًا
 وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
 لِاَزْوَاجِهِ اِنَّ الَّذِي يَحْتُوْ عَلَيْكُمْ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّهُمَّ اسْقِ
 عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ایک دن) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا! تمہارا معاملہ کچھ اس نوعیت کا ہے کہ مجھ کو میرے بعد فکر میں ڈالتا ہے اور تمہارے خرچہ پر وہی لوگ صبر کریں گے جو صابر ہیں اور صدیق ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (صابر اور صدیق سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ لوگ ہیں جو صدق دینے والے اور کار خیر کرنے والے ہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت ابوسلمہ تابعی کے سامنے ان کے والد بزرگوار کے زبردست مالی

دایثار پر اظہارِ شکر اور جذبہٴ منت گزاری کے تحت، کہا اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کو جنت کی سلسبیل سے سراب فرمائے، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواجِ مطہرات کی (کے خرچے) کے لیے ایک باغ دیا تھا جو چالیس ہزار دینار کو بیچا گیا تھا۔

حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں سے یوں فرماتے سنا! حقیقت یہ ہے کہ میری وفات کے بعد جو شخص مہٹیاں بھر بھر کر تم پر خرچ کرے گا۔ یعنی پوری فراخ دلی اور کامل سخاوت کے ساتھ تمہارے مصارف میں اپنا مال خرچ کرے گا۔ وہ صادق الایمان صاحبِ احسان ہے، خدا وندا! عبدالرحمن بن عوف کو جنت کی نہر سلسبیل سے سیراب کرے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ان دس حضرات میں ہیں کہ جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی ضمانت دی ہے، بشارت دی ہے، حضرت عبدالرحمن بن عوف کی فضیلتیں آتی ہیں تمام جگہ شاملِ جہاد رہے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محبت فرماتے تھے ان کی تعریف فرماتے تھے اور خدا نے ان کو تجارت میں بہت ہی زیادہ برکت عطا فرمائی۔

جب یہ مدینہ منورہ آئے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو انصاری کا بھائی بنا دیا

بھائی بنا دیا تھا کہ تم دونوں آپس میں بھائی ہو۔

تو جو انصاری ان کے بھائی تھے انہوں نے کہا کہ میرا مال آدھا تمہارا اور آدھا میرا اور میرے پاس دو بیویاں ہیں جو تم کو ان میں سے پسند ہے اُس کو میں چھوڑے

انصاری صحابی کا مال اور بیوی سے منہ بولے بھائی کے حق میں دست برداری کا جذبہ

دیتا ہوں تم شادی کر لو۔

اور پردہ تو تھا نہیں اُس وقت تک اور بھائی اس وقت تک پردہ کا حکم نہیں ہوا تھا بے پردگی پر دگی پر دے کے مقابلہ میں فرسوہ ہے پردہ کا حکم بعد میں آیا

اور پردہ تو تھا نہیں اُس وقت تک اور بھائی بنے تھے دیکھا بھالا ہوگا رہے ہوں گے گھر میں اس لیے کہ دیا کہ جو پسند ہوگی تمہیں میں چھوڑ دوں گا

اُس سے تم شادی کر لینا، تو اس سے زیادہ قربانی اور کیا ہو سکتی ہے۔

تو انہوں نے اس کو دُعای اور فرمایا جواب میں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے
محسن کو دُعا اور شکر گزاری مال میں برکت دے تمہارے گھر والوں میں برکت دے۔ بیویوں میں

برکت دے بچوں میں برکت دے، **بَارَكَ اللهُ فِيْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ**

بس ایسے کریں کہ میرا تعارف کروادیں بازار میں دُلہی
انحصار کے بجائے پائیداری کی طرف قدم **عَلَى السُّوقِ** مواقع بھی دکھادیں اور بازار میں جو کوئی

جاننے والے لوگ ہیں آپ کے ان سے تعارف کروادیں۔ انہوں نے تعارف کرا دیا اور انہوں نے
 خرید و فروخت شروع کر دی، مال لے لیتے تھے اور فروخت کر دیتے تھے، تو پہلے ہی دن نفع ہوا
 اُس کے بعد پھر مسلسل یہ بازار جاتے رہے جتنی دیر موقع ملتا تھا کام کرتے تھے۔ پھر چلے آئے تھے
 اس طرح روزانہ کا ان کا معمول رہا۔

حتیٰ کہ خُدا نے ان کو اتنی استطاعت بخش دی کہ پھر انہوں نے وہاں شادی
ترقی، شادی، سادگی کر لی اور شادی میں سادگی رہی ہے بہت زیادہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو بھی نہیں بتایا کہ میں شادی کر رہا ہوں حالانکہ اتنے مقرب تھے۔ شروع سے ساتھ تھا، ایسے
 ہوا کہ عورتوں کی خوشبو جو عورتیں استعمال کرتی تھیں وہ الگ تھی، وہ ان کے کپڑوں پر آپ نے دیکھی
 (جو اہلیہ سے اختلاط کی وجہ سے لگ گئی تھی) تو دریافت فرمایا کہ یہ کیسی خوشبو ہے؟ کیا تم نے شادی کر لی
 ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں، تو کہاں کی ہے وہاں کی ہے کیا دیا ہے مہر میں؟ وہ بھی بتایا کہ
 یہ دیا ہے۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ایک مسئلہ بتلایا وہ یہ کہ ولیمہ کر لو **اَوْ لِيْمَةً**
ولیمہ کی تعلیم **وَلَوْ بِشَاةٍ** ولیمہ کر لو چاہے ایک بکری کا ہی ہو۔

اُن کے لیے بکری ایسی چیز تھی کہ ہر گھر میں تھی ہر آدمی
بکری ان کے ہاں عام طور پر پائی جاتی تھی رکھتا تھا، یہ اُن کے یہاں کا دستور تھا اور اس کا تعلق

اللہ تعالیٰ نے آب و ہوا سے بھی رکھا ہے اس کا دودھ بھی ٹھنڈا ہے وہاں کی آب و ہوا گرم ہے اُن کی
 غذاؤں میں کھجور داخل ہے۔ کھجور بھی معتدل ہے جیسی ہے مگر قدرے گرمی مائل ہے تو اُن چیزوں کے

لحاظ سے دیکھا جائے تو بکری کا دودھ اُن کے لیے بہت بہتر غذا ہے تو بکری ہر ایک کے یہاں ہوتی تھی، کوئی خاص بات ہی نہیں تھی انہوں نے اس مسئلے پر عمل کر لیا ہوگا۔ بعد میں حدیث شریف میں کوئی ذکر نہیں آتا۔ بس مسئلہ بتایا کہ ولیمہ کر دو۔ وَلَوْ بِشَاةٍ اُس کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کاروبار بڑھتا ہی چلا گیا، بہت زیادہ بڑھایا کاروبار کو، بس قدرتی طور پر۔

برکت ہی برکت جیسے ہوتی چلی گئی تو ان کے ترکہ کا جو مال میں برکت، بیویوں کا ترکہ اور سخاوت

آٹھواں حصہ تھا بیویوں کے لیے وہ بھی بہت زیادہ تھا، وہ پانچ کروڑ کے قریب بنتا تھا۔ اور جب وفات ہوئی تو انہوں نے کہا تھا کہ جتنے بدری حضرات ہیں اہل بدر ہیں اُن کو میرے مال میں سے سٹو سٹو دینا ر دے دیے جائیں، چنانچہ اس وقت شمار کیے گئے تو اہل بدر سٹو تھے ان میں حضرت علی بھی تھے حضرت عثمان بھی تھے رضی اللہ عنہما تو ان سب کو دیا گیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی لیا۔

تو بہت عجیب حال تھا تقویٰ کا۔ ایک دن روزہ تھا کھانا آیا افطار کے لیے، بہتر

مال + تقویٰ

کھانا ہوگا اُسے دیکھ کر فرمانے لگے ہمارے ایک ساتھی تھے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔ حضرت مصعب بن عمیر مکہ مکرمہ کے رہنے والے تھے متمول گھرانے کے تھے جو جو لوگ متمول ہوتے تھے اُن کا لباس ریشمی ہوتا تھا۔ اوڑھنا پچھونا بھی ریشمی، لباس بھی ریشمی۔ جب مسلمان ہو گئے تو تمام چیزوں سے محروم ہو گئے (گفار کی جانب سے) بائیکاٹ کر دیا۔ اس کے بعد پھر رفتہ رفتہ ہوتے ہوئے یہ حال ہوا کہ کچھ بھی نہ رہا۔ مدینہ شریف آ گئے، یہاں تعلیم دیتے رہے، حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بھی اور دوسرے حضرات چند صحابہ آئے مدینہ منورہ اور تعلیم و تبلیغ کی، یہاں مسلمان ہوتے چلے گئے لوگ

اور اتنے ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی مدینہ منورہ آنے

دعوت اور عہد وفا

کی اور یہ وعدہ کیا ہم وفادار رہیں گے اور اپنے اہل و عیال اور بچوں کی طرح حفاظت کریں گے جس طرح ہر چیز کا خیال رکھتا ہے آدمی ذرا غائب ہو پتہ تو فوراً دوڑتا ہے کہ کہاں گیا، کدھر گیا تلاش کرتے ہیں۔ نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے یہ عہد کیا تھا کہ اس طرح ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفادار رہیں گے۔ یہ کام انہوں نے کیا تھا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما

اس میں بڑا دخل ہے، لیکن اپنے لیے کچھ بھی نہیں کیا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ فقر و فاقہ + سکون و بشارت
آخر یہ وقت آ گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے جب تشریف

لائے تو دیکھا مصعب بن عمیرؓ کو کہ ان کا جو کپڑا ہے بدن پر اس میں چمڑے کا پیوند ہے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر بہت اثر ہوا آنسو آئے تو انہوں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا
کہ مجھے یہ خیال آ گیا کہ تمہارا اُس زمانے میں کیا حال تھا اور اب تم کس حال پر ہو انہوں نے کہا کہ میں اس
میں بہت خوش ہوں، بدر کی لڑائی میں شامل ہوئے اور اُحد میں شہید ہوئے۔ جب وہ شہید ہوئے
تو اُن کا اور دوسرے شہداء کا بھی ایسا ہی حال تھا کہ پورے بدن پر پورے کپڑے نہیں تھے۔

شہید کو غسل نہیں دیا جاتا کپڑے بھی نہیں بدلے جاتے
لباس تو ان کا وہی رہا جو بدن پر تھا، نہ لایا بھی نہیں
گیا، شہداء کو غسل نہیں دیا جاتا، چادر سے ڈھانپ
دیا گیا تماز پڑھی گئی۔ جب ڈھانپنے لگے تو این کا یہ تھا کہ سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے پاؤں ڈھانپتے
تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ سر پر کپڑا کر دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔

اصل بات کی طرف رجوع
تو جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے سامنے وہ کھانا لایا گیا تو
اس میں طرح طرح کی نعمتیں تھیں جو ان کے انداز سے بہت نعمتیں شمار
ہوتی تھیں، ورنہ سادا ہی کھانا تھا صحابہ کرام کا۔

مسلمانوں میں پہلی بدعت
وہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلی جو بدعت ایجاد ہوئی ہے مسلمانوں میں وہ پیٹ
بھر کر کھانا کھانا ہے ورنہ یہ تھا ہی نہیں پہلے، تو انہیں یاد آ گیا حضرت
مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا زمانہ اور ان کا حال، ذکر کرنے لگے اور رونے لگے کھانا اٹھالیا، کھانا نہیں
کھا سکے، روزے سے تھے اور فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں تو دنیا ہی میں نعمتیں مل گئیں شاید، اور ان کا
یہ حال تھا، تو اُن کو نعمتیں آخرت میں ملیں گی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں دنیا ہی میں مل گئیں۔ اس ڈر
اور اندیشہ اور خوفِ خدا کی وجہ سے یہ انہوں نے اظہار کیا مال ان کے پاس ہمیشہ رہا اور خرچ بھی ہمیشہ
کرتے رہے، کوئی ضرورت دینی پیش آتی تھی تو اُس میں خرچ میں کوئی کمی نہیں، کوئی تامل نہیں۔

نبی علیہ السلام کی اپنی وفات کے بعد ازواجِ مطہرات کے لیے فکر مند ہونا
یہاں یہ آتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کرتے تھے۔ اِنَّ اَمَرَ كُنَّ مَعِيَ هُمُنِي
مِنْ بَعْدِي، تمہارا معاملہ ایسا ہے کہ جسے میں سوچتا ہوں کہ کیا ہوگا۔

وَلَنْ يَّصْبِرَ عَلَيْكَ اِلَّا الصَّابِرُونَ | اہل بیت کی خدمت، صدیقین و صابریں کا مرتبہ
الصِّدِّيقُونَ، اور تمہاری خدمت گزار می پر

صرف وہ لوگ جسے رہیں گے اور قائم رہیں گے جو بڑے ہی ثابت قدم ہوں، صابر ہوں اور صدیق ہوں
یعنی دل میں اُن کے نہایت درجے سچائی ہو وہی لوگ جسے رہیں گے تمہاری خدمت کرتے رہیں گے تو
ایسی تعداد کم ہی لوگوں کی ہوتی ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں یَعْنِي الْمَتَّصِدِّقِينَ
اُن کے نزدیک یہ تھا۔ صدیق کا مطلب کہ وہ لوگ کہ جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہوں، یہ لوگ لگے
رہیں گے تمہاری خدمت میں، خدمت کیا کریں گے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے
خدمت پر اہل بیت کی طرف سے دُعائیں | بیٹے سے جو ان کے شاگرد تھے اور بہت بڑے علامہ تھے

ابو سلمہ ابن عبدالرحمن ان سے فرمائے لگیں تسلی دے رہی ہوں گی سقی اللہ اَبَاكَ مِنْ
سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ - اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کی سلسبیل سے سیراب کرے یہ سلسبیل
جنت میں ایک چشمہ ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف نے تصدَّقَ عَلَى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَدِيقَةٍ
قیمتی باغ کا عطیہ | بِنِعْتِ بَارِ بَعِيْنِ الْفَا - انھوں نے ازواج مطہرات کے لیے ایک باغ
دے دیا تھا، وہ باغ قیمتی تھا اُس زمانے میں چالیس ہزار درہم میں فروخت کیا گیا بہت بڑی چیز
تھی اُس زمانے میں اور اس کے بعد میں انھوں نے یہ دعادی، حدیث سریف میں اور بھی اس طرح
کے کلمات آئے ہیں، انھوں نے دوسرے کلمات کہے ہیں صَادِقُ الْوَعْدِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے۔ يَحْتَوُ عَلَيْكَ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُ وَهُوَ الَّذِي جُمِرَ بَعْدَ تَمِيمِ اس
طرح بھڑ بھڑ کر دے گا تو وہ صادق سچا الْبَارُ نیکو کار ہوگا۔ تو یہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما دونوں
کے دونوں جن کے پاس مال زائد ہوتا تھا اور وہ اس کو بے حساب خرچ کرتے رہتے تھے اور خدا پھر

ان کے مال میں خصوصی برکت تھی | جس طرف کام لگتے تھے پھر برکت ہو جاتی تھی یہ ایسے تھا کہ جیسے
خدا کی مرضی ہو کیونکہ آدمی اگر نفع بھی زیادہ نہ لے اور کاروبار بھی
زیادہ پھیل جائے بڑھ جائے تو یہ خدا کی طرف سے ہے۔

کمائی کے لیے ناجائز ذرائع استعمال کرنا غلط ہے | اگر وہ نفع کما رہا ہے چو بازار سی کر رہا ہے، ناجائز ذرائع
اختیار کر رہا ہے کسی طرح سے بھی ناجائز کوششیں
کر رہا ہے وہ بالکل غلط ہے ان میں سے کوئی بات ان حضرات میں نہیں تھی۔ ایک صحابی کا ذکر آتا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا ان کو کہ جاؤ بکری لے آؤ وہ انہوں نے ایسے کیا ایک سودا یا پھر
دوسرا پھر تیسرا خرید و فروخت کی اور دو بکریاں لے آئے ایک کے بجائے گویا خرید و فروخت کرتے
رہے اور جتنے پیسے تھے وہ دو گئے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی۔

آپ کی دعا کی برکت مٹی بھی خریدتے تو نفع ہو جاتا تھا | اب ان کا یہ حال تھا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ
اگر وہ مٹی بھی خرید لیتے تھے تو نفع ہو جاتا تھا۔

نفع کی وجہ سے صحابہ کرام ان کے ساتھ تجارت میں شرکت کر لیتے تھے | اور صحابہ کرام کا ان کے ساتھ یہ معاملہ ہو
گیا تھا کہ جب وہ انہیں دیکھتے تھے کہ بازار
میں خرید و فروخت کے لیے جا رہے ہیں تو پھر پوچھا کرتے تھے کہ مجھے بھی شریک کر لو۔ مطلب یہ تھا کہ انہیں نقصان
تو ہوا نہیں تو چند بار بازار میں وہ خرید و فروخت کرتے تھے اُس کے بعد ان کو اتنا بیچ جاتا تھا کہ اونٹنی لے
آتے تھے پھر اُس پر مزید لاد کر لے آتے تھے تو اس طرح کی چیزیں بس دو تین صحابہ کرام کے بارے میں ہیں اور
غیر معمولی برکت اللہ تعالیٰ نے ان کو عنایت فرمائی تھی۔

مال جمع کرتے رہنا ثابت نہیں | ورنہ جمع کرنا مال کا یہ ثابت نہیں ہے بلکہ وہ خرچ بھی کثرت سے کرتے
رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو آخرت میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے (آمین)

